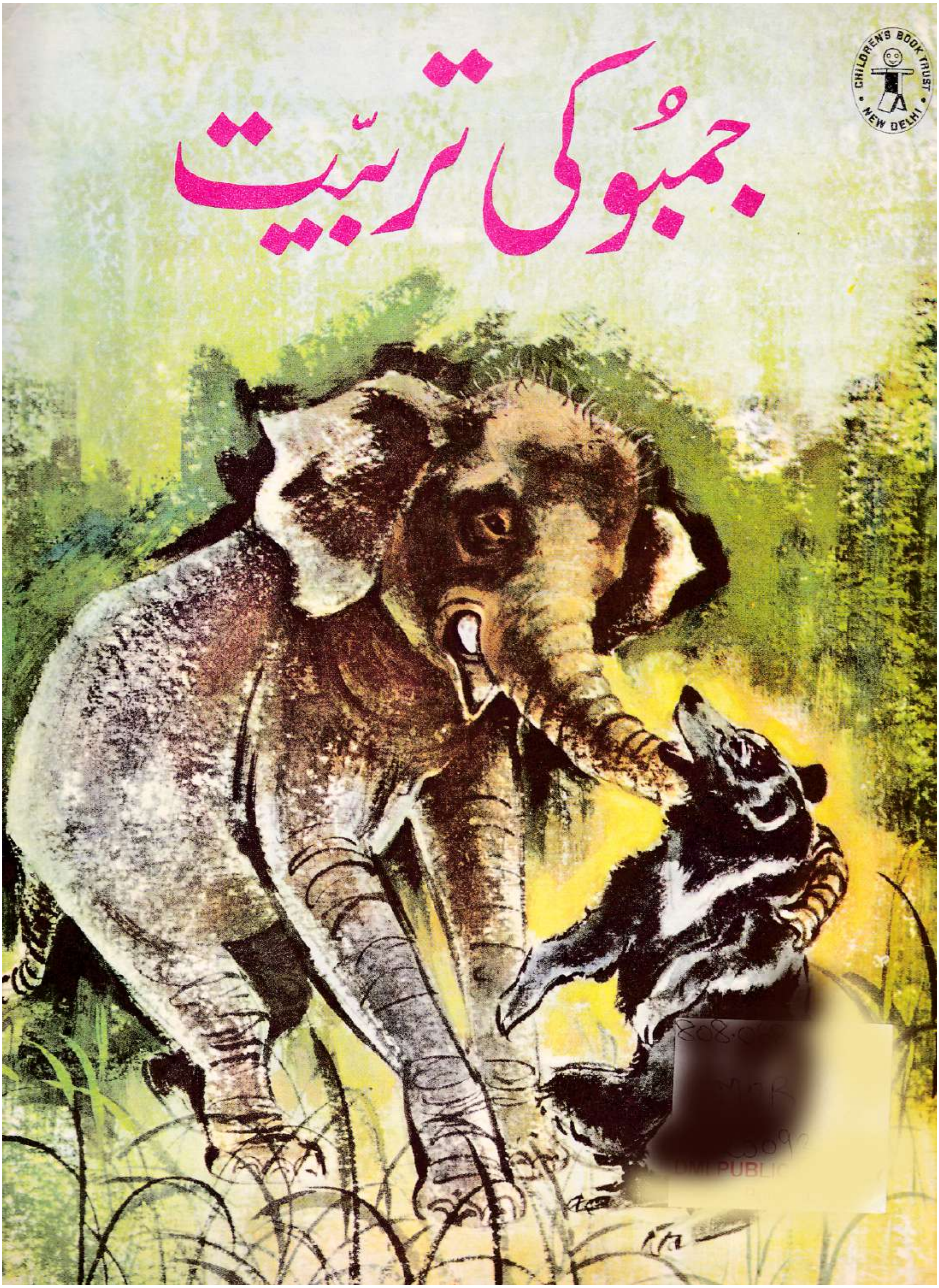
جمبو کی تربیت

CHILDREN'S BOOK TRUST
NEW DELHI



جمبو کی تربیّت

مصنّف : آر۔ کے۔ مورتھی
مصوّر : جگدیش جوشی
مترجم : بلجیت سنگھ مطیر





مدھوملائی میں جمبو کا ہر طرف شہرہ تھا۔ وہ جنگل میں سب سے زیادہ شرارتی ہاتھی بچہ تھا۔

ہاتھیوں کے دوسرے بچے بھی شرارتی تھے۔ وہ پودوں کو اُکھاڑتے اور دوسرے جانوروں اور پرندوں کے ساتھ کھلواڑ کرتے تھے۔ لیکن کوئی بھی جمبو جیسا شرارتی نہیں تھا۔ وہ اپنے آپ میں ایک شیطان تھا۔

جانوروں اور پرندوں نے جمبو کے والدین کے پاس شکایت کی۔ اس کے باپ نے کندھے چڑھاتے ہوئے جواب دیا "جمبو ابھی بچہ ہے۔ یہ اس کے کھیل کود کرنے کا زمانہ ہے۔ جب وہ بڑا ہوجائے گا تو اپنے آپ راہ راست پر آجائے گا۔"

اس کی ماں نے اپنی سونڈ کو پٹکتے ہوئے کہا "تم سب میرے پیارے بچے کے خلاف ہورہے ہو۔ وہ کھیل کود کا شوقین ہے۔ اس کی شکایت کرنے کی بجائے تم اس کے ساتھ کھیلتے کیوں نہیں۔ میں





اپنے جمبو کو تفریح کرنے سے منع نہیں کروں گی۔"

یہ سُن کر پرندے اور جانور پریشان ہو گئے۔

"اگر اس کے ماں باپ اُسے مناسب طور طریقے نہیں سکھائیں گے۔" پرندوں نے چہکتے ہوئے کہا "تو یہ کام ہم کریں گے۔"

مچھلیاں اور مینڈک بھی اس بات سے متفق تھے کہ اب جمبو کو سبق سکھایا جانا چاہیے۔

اُنھوں نے منصوبہ تیار کرنے کے لیے ایک خفیہ جلسہ بلایا۔ جس کی صدارت بالُو ریچھ نے کی تھی۔

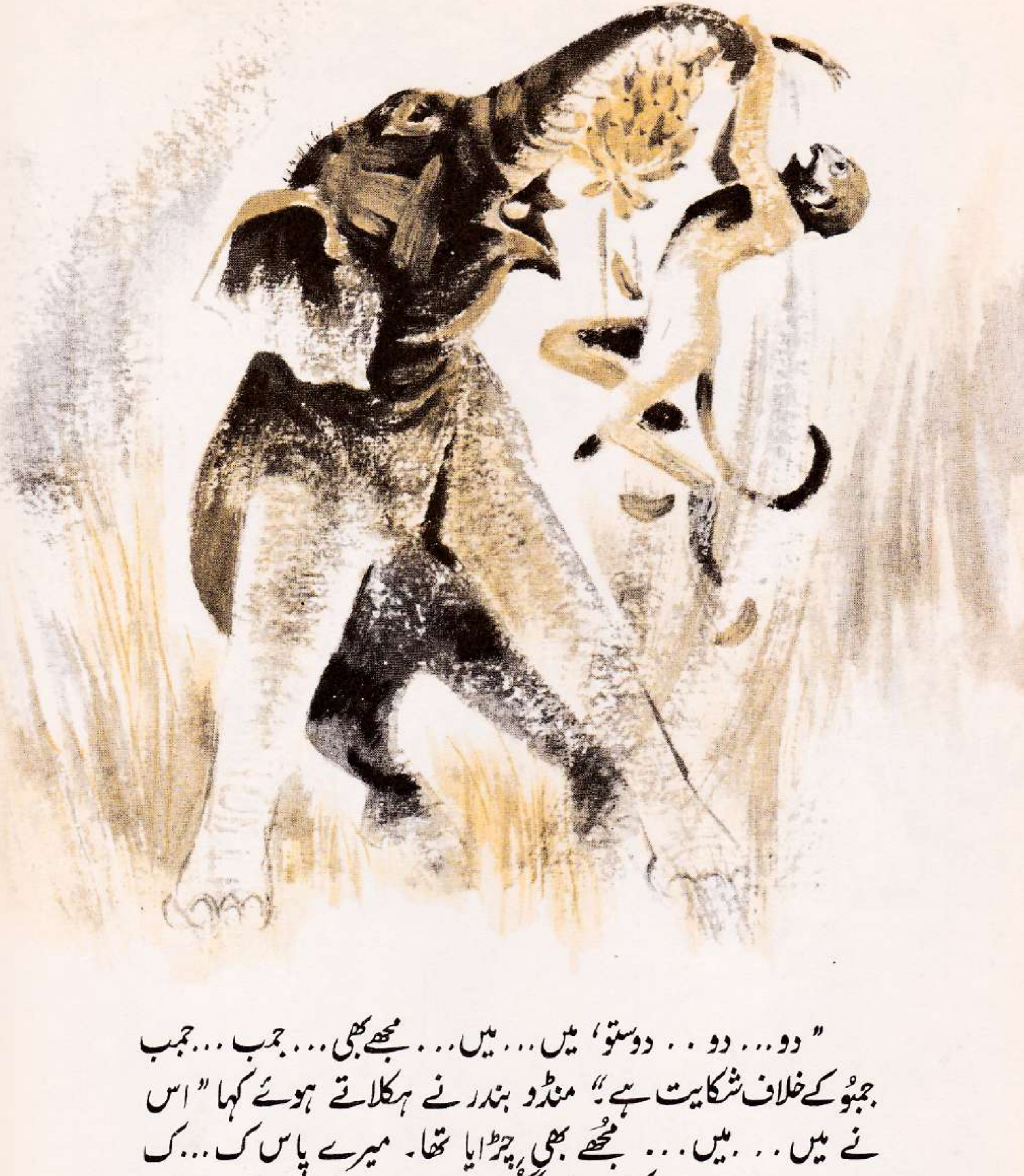


" ایک دن جب میں گھر کو واپس جارہا تھا" اس نے کہا .
" تو ایک بڑی سونڈ کہیں سے نمودار ہوئی اور اُن پھلوں کو چھین لیا کہ جو میں لیے جارہا تھا۔ اس کے بعد وہ میرے سامنے پٹک دیے گئے۔ جب میں نے مُڑ کر دیکھا تو وہاں جمبو کو کھڑا پایا۔ اس کے چہرے پر مُسکراہٹ پھیل رہی تھی اور وہ اپنی سونڈ اِس طرح جُھلا رہا تھا گویا کچھ ہُوا ہی نہ ہو۔ میں نے احتجاج کیا لیکن اس کا کوئی اثر نہ ہُوا، جمبو نے پھل زمین پر پھینک دیے اور ان کو اپنے پاؤں تلے کُچل دیا۔





" یہ تو کچھ بھی نہیں" رِنکو نام کے خرگوش نے منچ پر کودتے ہوئے کہا۔" میں ایک خوبصورت گاجر چبا رہا تھا، اتنے میں جمبو آگیا اور اپنی سونڈ اوپر کو اٹھائی۔ میں نے سوچا کہ مجھے آداب کر رہا ہے۔ میں نے بھی اپنے پنجے اُٹھاکر ہلانا شروع کردیے۔ اُسی وقت پانی کی بوچھاڑ مجھ پر پڑی۔ میں پانی کو اپنی ناک میں گھُسنے نہ دینے کے لیے کیا کرسکتا تھا۔ میرے لیے سانس لینا بھی دشوار ہوگیا۔ میں چاہتا ہوں کہ جمبو کو سزا دی جائے۔"



"دو... دو... دوستو، میں... میں... مجھے بھی... جمب... جمب
جمبو کے خلاف شکایت ہے۔" منڈو بندر نے ہکلاتے ہوئے کہا "اس
نے میں... میں... مجھے بھی چڑایا تھا۔ میرے پاس ک... ک
... میرا مطلب ہے کیلوں کا گچھا تھا۔ جمبو دبے پاؤں میرے
نزدیک آیا اور اپنی سونڈ سے جھپٹ لیے۔ وہ ایک بد... بد
... بدمعاش ہے۔ میں چ... چ... چاہتا ہوں کوئی اُسے
سبق سکھائے۔"

"جمبُو بہت بڑا ظالم ہے" حِنا نامی ہرن نے چلّاکر کہا۔ "چوں کہ میں چھوٹا ہوں اس لیے وہ سوچتا ہے کہ وہ مجھے چِڑا سکتا ہے۔ ایک دن اس نے مجھے سونڈ میں اٹھا لیا تھا۔ جس سے مجھ پر غنودگی طاری ہوگئی تھی۔ میں نے جمبو سے کہاکہ وہ مجھے چھوڑ دے۔ لیکن جتنی زیادہ میں اس کی منّت سماجت کررہا تھا اتنی ہی زیادہ تیزی سے وہ مجھے جھلا رہا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے سوچاکہ اب میرا دم گھُٹ جائے گا۔ خوش قسمتی سے گورب گینڈا میرے چیخنے کی آواز سُن کر بھاگتا ہوا وہاں آگیا۔ جمبو نے مجھے سڑے ہوئے آلو کی طرح پھینک دیا اور وہاں سے چلا گیا۔"





"وہ شرارتوں کا پُتلا ہے" چمپا نامی چڑیا نے اپنے پر پھڑپھڑاتے ہوئے کہا۔ "چند روز پہلے وہ اس درخت کے پاس آیا جہاں میں رہتی ہوں اور تنے سے اپنا جسم رگڑنا شروع کر دیا۔ میں نے سوچا کھجلی سے نجات حاصل کرنے کا کتنا اچھا طریقہ ہے۔ آخرکار ہاتھی کے بچوں کے بھی تو کھجلی ہوتی ہے۔

"ہیلو جمبو، تم کیسے ہو؟' میں نے پوچھا

"اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ ایک قدم پیچھے ہٹ کر اس نے میری طرف دیکھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ مجھے پتہ چلتا اس نے اپنی سونڈ بڑھا کر میرے گھونسلے کو گھسیٹنے کی کوشش کی۔ خوش قسمتی سے وہ وہاں تک پہنچ نہیں سکی۔ اس لیے اس نے نچلی شاخوں کو پکڑ کر ہلانا شروع کر دیا۔ جس سے مجھے اتنا ڈر لگا کہ جتنا پہلے کبھی نہیں لگا تھا۔

"میں نے سچ مچ بڑے زور سے اس کے چونچ ماری۔ لیکن اس کی کھال بہت موٹی ہے۔ اس لیے میں اُڑکر اپنے بچوں کے پاس گھونسلے میں چلی گئی۔ اسی لمحہ جمبُو نے شاملی شیر کے دھاڑنے کی آواز سُنی اور جلدی سے کھسک گیا۔ ورنہ جانے میرے چوزوں کا کیا بنتا۔"

مہ جبیں نامی مچھلی نے اپنا سر پانی سے باہر نکال کر بولنا شروع کیا۔ "جمبو سوچتا ہے کہ وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ وہ پانی میں گھُس کر ہر اس چیز کو جھپٹ لیتا ہے کہ جو اس کی پہنچ میں آجاتی ہے۔ میرے خدا! میں وہ دن کبھی نہیں بھول سکتی کہ جب اُس نے مجھے اپنی سونڈ میں اُٹھالیا تھا اور میں نے سوچا تھا کہ میری موت یقینی ہے۔ وہ منظر جب بھی مجھے یاد آجاتا ہے تو میری روح کانپنے لگتی ہے۔"



کسی بھی جانور نے جمبُو کے لیے کوئی اچھی بات نہیں کہی۔ وہ سبھی متفق تھے کہ اُسے سبق سکھایا جانا چاہیے۔ لیکن کس طرح ؟

" ہمیں کوئی راستہ ڈھونڈنا چاہیے" رَنا نے کہا۔

" لیکن ہم اتنے چھوٹے ہیں کہ کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔" چمپا نے غمگین لہجہ میں کہا۔

" دِل مت چھوٹا کرو۔ بعض اوقات چھوٹی سی چھوٹی چیز معجزے کر سکتی ہے۔" بالُو نے اُن کو تسلّی دیتے ہوئے کہا۔

" تم ٹھیک کہتے ہو" ایک ہلکی سی آواز آئی۔

" یہ کس کی آواز ہے ؟" بالو نے اپنے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

"یہ میں ہُوں" چُنیا چیونٹی نے رینگتے ہوئے ایک بڑے پتھر پر چڑھ کر کہا۔

" چُنیا! کیا تو سچ مچ جمبو کو سبق سکھا سکتی ہے ؟"

" یقیناً میں ایسا کر سکتی ہوں اور میں کر کے دکھاؤں گی۔"

اس کے بعد اُنھوں نے شام کے وقت تالاب کے نزدیک اکٹھا ہونے کا فیصلہ کیا۔







جمبو تالاب میں کھیلنے کا بہت شوقین تھا۔ جب وہ اس طرف جا رہا تھا تو اس وقت وہ مستی کے عالم میں اپنی سونڈ اِدھر اُدھر ہلا رہا تھا۔

لیکن وہ قدرے پریشان لگ رہا تھا۔ کیوں کہ جن جانوروں کو چڑانے میں اسے لُطف آتا تھا۔ ان میں سے کوئی بھی اُسے نظر نہیں آ رہا تھا اور جمبو کوئی خاص شرارت کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔

لیکن اسے یقیناً اس بات کا علم نہیں تھا کہ وہ اکیلا نہیں تھا۔ چُنیا گھاس میں چھُپتی چھپاتی ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

وہ آہستہ آہستہ ہاتھی کی طرف بڑھ رہی تھی۔ سبھی جانور اور پرندے چھُپ کر اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ وہ اس قدر جذباتی ہو رہے تھے کہ وہ مشکل سے سانس لے رہے تھے۔

اسی دوران جمبو نے دھما چوکڑی جاری رکھی۔ اس نے گھاس کو سونڈ سے اکھاڑا اور ہوا میں اچھال دیا۔ کبھی مٹی اٹھائی اور اپنی پیٹھ پر ڈال لی۔ اور کبھی اپنی سونڈ اُٹھا کر زور زور سے دھاڑنے لگتا۔



پھر اُس نے اپنی سونڈ نیچے کرلی اور چُنیا اسی چیز کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ جلدی سے اُس کی سونڈ میں داخل ہو گئی اور رینگ کر اوپر چلی گئی۔

پہلے تو جمبو کو کچھ بھی محسوس نہیں ہُوا۔ لیکن جب چُنیا نے کاٹا تو اسے بڑی تکلیف ہوئی اور جلد ہی شدید درد نے ہاتھی کو اپنی گرفت میں لے لیا۔





جمبوُ چلاّیا، دھاڑا اور پھر رونے لگا۔ اُس نے پاگلوں کی طرح
اپنے کان پھڑپھڑائے اور اپنے بھاری بھرکم جسم کو ہلایا۔
لیکن چُنیا اسے یہاں وہاں غرضیکہ ہر جگہ کاٹتی رہی۔



اس وقت جانوروں نے اپنے چھپنے کے مقامات سے باہر آنے کا فیصلہ کیا۔ " مجھے بچاؤ۔ کوئی چیز میری سونڈ میں رینگ رہی ہے۔" جمبو چلّایا۔

" کیا ہُوا ہے ؟" مینڈک نے پھدک کر درد میں مبتلا ہاتھی کے نزدیک جاکر پوچھا۔

" مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ میری سونڈ میں کوئی چیز ہے اور میں اسے باہر نہیں نکال سکتا۔"

" تمھارے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے۔" چمپا نے اس کے اوپر منڈلاتے ہوئے تنک کر کہا۔

" ب ..... ب .... بڑا اچھا ہُوا۔ تم نے میرے ک...ک....کیلے چھینے تھے۔" منڈو ٹرّایا۔

"کہو جمبو !، تم خوش ہو نا ؟" حنا نے اچھلتے ہوئے پوچھا۔" وہ وقت یاد کرو جب تم نے مجھے ہوا میں اُچھالا تھا۔"



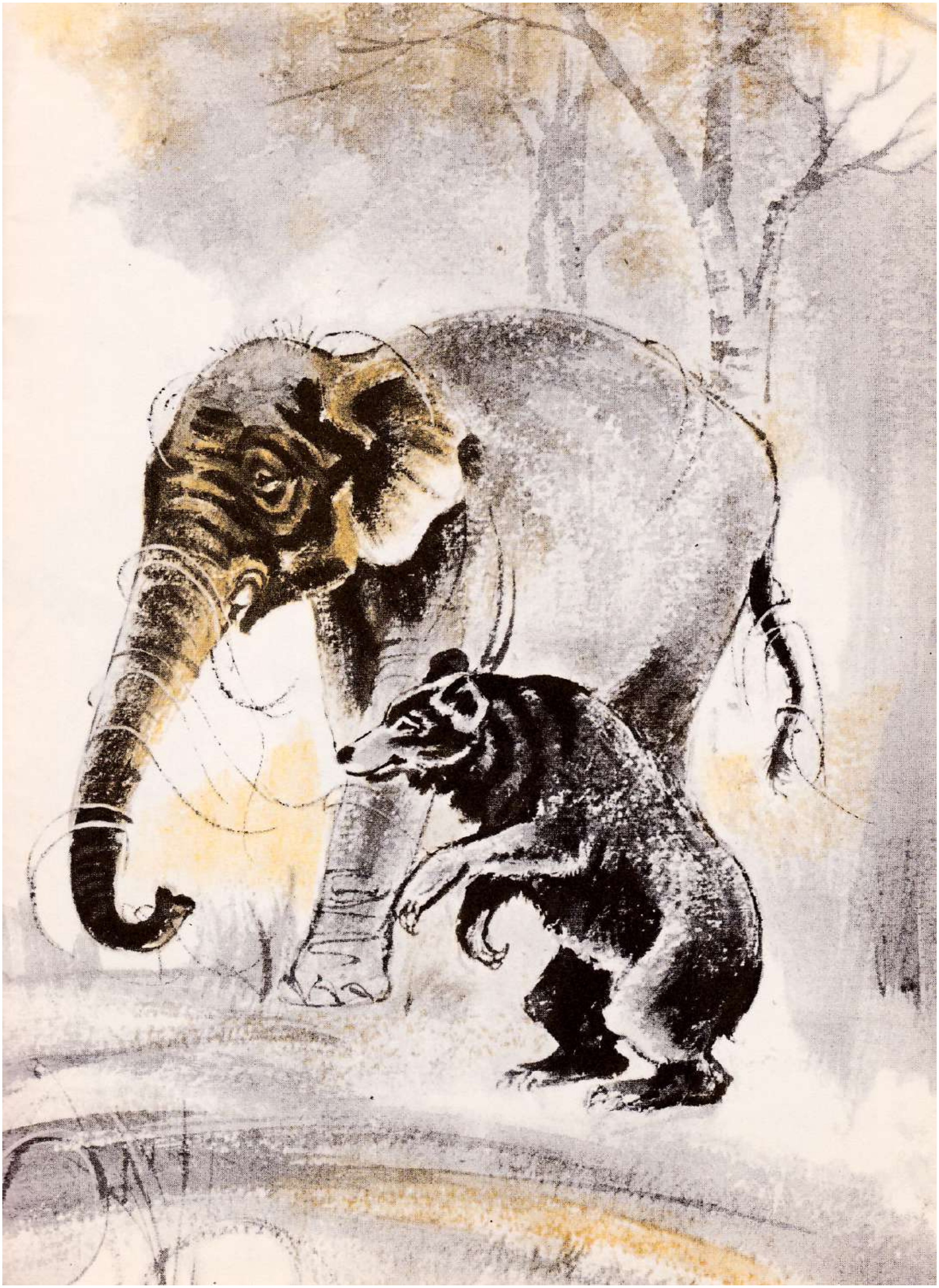


جمبُو نا امید ہو کر بھاگا۔ اس کی سونڈ پر آنسو تیرنے لگے۔ اُس نے اِدھر اُدھر دیکھا لیکن کوئی بھی اس کی مدد کے لیے نہیں آیا۔

تب بالوُ ٹہلتا ہوا ہاتھی کی طرف گیا اور بڑی معصومیت سے پوچھا۔
"تمھیں کیا چیز تکلیف دے رہی ہے؟"

" میرا خیال ہے یہ کوئی چیونٹی ہے " جمبو نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔
" چیونٹی ؟ "
" ہاں چچا جان !۔ میری مدد کیجیے۔ اوہ ! "
" کیا تمھیں یقین ہے کہ اب تم ہم میں سے کسی کو بھی نہیں چڑاؤ گے ؟ "
" ہاں، ہاں میں وعدہ کرتا ہوں۔ میں ایمانداری سے وعدہ کرتا ہوں۔ براہ کرم چیونٹی سے کہیے کہ وہ کاٹنا بند کر دے۔ "
" ٹھیک ہے۔ میں چُنیا کو باہر آنے کے لیے کہوں گا۔ تم اپنی سونڈ اٹھاؤ اور اس کا سرا میرے مُنہ کے پاس کرو۔ "
" جمبو نے شریفوں کی طرح رہنے کا وعدہ کیا ہے۔ " بالُو نے سونڈ کے سوراخ میں چیخ کر کہا۔





چُنیا نے جمبُو کو ایک بار پھر کاٹا تاکہ وہ اپنی درد کو آسانی سے نہ بھول سکے۔ تب اُس نے کاٹنا بند کر دیا اور انتظار کرنے لگی۔

"پھُوں! کتنا آرام حاصل ہوا ہے۔ بالُو چچا آپ کا شکریہ!"

"اب اپنی سونڈ کو نیچے کرو تاکہ چُنیا باہر آسکے۔"

جمبُو نے ایسا ہی کیا اور چُنیا فاتحانہ انداز میں چلتی ہوئی باہر آگئی۔

اس نے اپنا چھوٹا سر اوپر کو اُٹھاکر زور سے کہا۔ "مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمھیں تکلیف پہنچائی۔ میں ایسا کرنا نہیں چاہتی تھی لیکن اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں تھا کہ جس سے تمھیں جانوروں کو پریشان کرنے سے روکا جاسکتا۔"

"نہیں، نہیں چُنیا! جو سلوک میں نے روا رکھا ہے اس کے لیے مجھے معافی مانگنی چاہیے۔ اوہ! براہ کرم مجھے فوراً ڈاکٹر کے پاس لے چلو۔"



چُنیا چڑیا ہاتھی کی پیٹھ پر بیٹھ گئی اور رِنکو اس کو لے کر
ہسپتال کی طرف لے گیا۔

